Al-Azhār

Volume 9, Issue 1 (Jan-june, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/20

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/439

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.8017017

Title The need and importance of da'wah and preaching in the present age and the obstacles in its way

Author (s): Muhammad Rashid, Dr shabir Ahmad and Ulfat Hussain

Received on: 26 January, 2023
Accepted on: 27 March, 2023
Published on: 25 June, 2023

Citation: Muhammad Rashid, Dr shabir Ahmad and Ulfat Hussain, "The need and importance of da'wah and preaching in the present age and the obstacles in its way:," Al-Azhār: 9 No.1 (2023): 27-37

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

عصر حاضر میں دعوت و تبلیغ کی ضرورت واہمیت اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹیں:

The need and importance of da'wah and preaching in the present age and the obstacles in its way

**Muhammad Rashid*
***Dr shabir Ahmad*
****Ulfat Hussain*

Abstract:

A study of the Qur'an reveals that there are three styles of da'wah .1 Wisdom (speaking to the addressee according to his ability) .2 Admonition .3 Jadal Bala Hassan (talking to the opponent in a scientific manner and answering his arguments with arguments(Preaching of Deen is common inheritance of all prophets, and it is the duty of each and every Muslim to preach according to his/her capacities, in present age, there are following hurdles are common in preaching , such as, negligence of Muslim, irresponsibility of ulmas, unawareness and ignorance of rulers and high authorities, and adoption of strangers standards are in top.

Keywords: *Qur'an , Sunnah, styles of da'wah, preaching, great example, tolerant custodian, Truthful, beloved Rasool,*

**Lecturer, Islamic Studies, University of Baluchistan, Quetta*
***Assistant professor islamic Studies Department BUITEMS Quetta*
****Kharani Lecturer, Islamic Studies, Degree college Mustang, Balochistan*

جب اللہ تعالیٰ نے اس کرہ ارض پر انسان کو بسایا تو اس کی ہدایت ور ہنمائی کے لیے انبیا علیہم السلام کو بھی مبعوث کیا۔ انبیا ورسل کی بعثت کا اولین مقصد بندگان خدا کو اللہ کی ہدایات کے مطابق اپنے لیل و نہار گزارنے کی دعوت دینا اور اس پر عمل پیرا کرانے میں رہنمائی فراہم کرنا ہے۔

بندگان خدا کو اسلام کی طرف دعوت دینا امت مسلمہ کا اہم ترین اور اولین فریضہ ہے اور یہی اصل میں نصرت خداوندی اور تحفظ غیبی کے حصول کا ذریعہ وسیلہ ہے۔

دعوت کا لغوی مفہوم:

دعوت کا مادہ د، ع، واو ہے اس کے لغوی معنی ہیں: پکارنا، بلانا۔ علامہ راغب دعوت کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: والدعا الی الشیئ : الحث علی قصدہ ۔(۱)

ترجمہ: کسی چیز کا قصد کرنے پر ترغیب دینے کو دعوت کہا جاتا ہے۔

دعوت کا اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنوں میں دعوت سے مراد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین حنیف کی طرف بلانا اور آمادہ کرنا ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ دعوت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الدَّعْوَةُ إِلَى اللَّهِ هِيَ الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ وَبِمَا جَاءَتْ بِهِ رُسُلُهُ بِتَصْدِيقِهِمْ فِيمَا أَخْبَرُوا بِهِ وَطَاعَتِهِمْ فِيمَا أَمَرُوا وَذَلِكَ يَتَضَمَّنُ الدَّعْوَةَ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَالدَّعْوَةَ إِلَى الْإِيمَانِ بِاَللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۔(۲)

دعوت سے مراد اللہ کی طرف دعوت دینا، یعنی اس پر ایمان لانے، اس کے رسولوں کے مشن کی تصدیق اور ان کے احکام کی اطاعت و پیروی کی جانب دعوت دینا ہے۔ اور یہ شہادتین کے اقرار، نماز ادا کرنے، زکوۃ دینے، رمضان کا روزہ رکھنے، حج کرنے، اور اللہ پر اور ان کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے کو متضمن ہے

دعوت کا شرعی حکم:

کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت ہے کہ دین کی دعوت فرض ہے اور ہر ایک پر اس کی استطاعت کے مطابق لازمی ہے۔ قرآن مجید ہے: ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (۳)

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت، موعظہ حسنہ کے ذریعہ بلائیے، ان سے اچھے انداز میں کلام کیجیے، بے شک آپ کا رب اپنے راستہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتے ہیں، وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتے ہیں۔

ایک اور آیت میں ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ(۴)

تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو بھلائی کا حکم اور برائی سے روکے، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں

حدیث شریف میں ہے:

« مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ ».(۵)

تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے اس کو مٹائے، اگر ہاتھ سے مٹانے کی استطاعت نہیں تو زبان سے اس کو برائے کہے، اگر زبان سے برا کہنے کے بھی استطاعت نہیں تو دل میں اس کو برائے سمجھے، خبر دار! یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے۔

اس لیے علما کا کہنا یہ ہے کہ دعوت ہر مسلمان پر اس کی استطاعت کے مطابق فرض ہے۔

دعوت و تبلیغ کے فضائل

دعوت و تبلیغ کی فضیلت کئی آیات واحادیث سے ثابت ہے، آیئے ان میں سے کچھ پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

(الف)كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (٦))

۔ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لیے نکالی گئی (مبعوث) ہے تم اچھائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

(ب) ایک اور آیت میں ہے کہ امت میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو دعوت کا کام کرے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔(۷)

ترجمہ: اور تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بھلائے اور بھلائی کا حکم اور برائی سے روکے۔

(ج) ایک اور آیت میں دعوت کو احسن (سب سے بہتر قول) کہا گیا ہے:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (۸)

حدیث شریف میں خیر کی رہنمائی کرنے والے کو اجر میں کرنے والے کی طرح قرار دیا گیا ہے:

« مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ ».(۹)

ترجمہ: جس نے کسی بھلائی کی رہنمائی کی تو اس کو کرنے والے کے مانند اجر ملے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے:فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔(١٠)
اللہ کی قسم!اگر اللہ آپ کے ذریعہ کسی ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

اسالیب دعوت:

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت کے تین اہم اسلوب ہیں،حکمت،موعظمت،اور جدال احسن

۱۔حکمت: دعوت میں حکمت کا اسلوب بقیہ اسالیب سے مقدم ہے۔حکمت کا مفہوم متعین کرنے میں علما کے متعدد اقوال ہیں۔۱۔حکمت سے مراد قرآن ہے.۲۔حکمت سے مراد کتاب وسنت کے دلائل ہیں۔

۳۔حکمت سے مراد حق کو واشگاف کر دینے والے باطل کو توڑ دینے والے اور دلوں کو مطمئن کر دینے والے واضح اور دوٹوک دلائل وبراہین ہیں۔

۴۔حکمت سے مراد ہر وہ بات ہے جو حماقت سے محفوظ اور باطل سے دور رکھے۔

لیکن یہ سب اپنی جگہ درست ہیں،لیکن حکمت میں یہ داخل ہے کہ داعی سب سے پہلے مدعو کی بیماری کی تشخیص کرے اور پھر اس کے مناسب حال علاج تجویز کرے،نیز یہ بھی داعی دعوت میں تدریج کا پہلو اپنائے، پہلے دن سے مشکل احکام کو بیان نہ کرے۔(۱۱)

۲۔موعظت: موعظمت کا مفہوم یہ ہے کہ مدعو سے ایسی باتیں کہی جائیں جو اس کے دل میں حق کو قبول کرنے کا شوق پیدا کریں اور حق کو قبول نہ کرنے کے انجام سے خوف زدہ کریں۔اسی کو ترغیب وترہیب بھی کہا جاتا ہے۔(۱۲)

۳۔جدال احسن:

جدال احسن کا مفہوم یہ ہے کہ مدعو اگر اپنی راہ کو برحق سمجھ رہا ہے یا وہ کسی باطل کا داعی ہے تو اس سے بہترین انداز میں نرمی وخوش اخلاقی اور کشادہ دلی کے ساتھ بحث ومباحثہ کیا جائے،واضح دلائل کے ساتھ اسلام کی حقانیت اور اس کے خلاف دیگر تمام راستوں کا بطلان ثابت کیا جائے۔(۱۳)

داعی کے اوصاف

دعوت کو کارگر ثابت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ داعی میں وہ صفات پائی جائیں جو دعوت کو مفید سے مفید تر بنا دیتی ہیں،داعی کو جن صفات وآداب سے متصف ہونا ضروری ہے،یہ ہیں:

۱۔اخلاص: داعی کی سب سے اہم صفت اخلاص ہے،اسے اپنے ہر عمل سے اللہ کی رضاوخوشنودی مقصود ہو،نام ونمود،شہرت اور ریا،حصول مال وجاہ ہرگز مقصود و مطلوب نہ ہو۔قرآن مجید میں متعدد انبیأ کرام علیہم السلام کے متعلق ذکر ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا:

) وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ۔(۱۴)

میں تم سے اپنی دعوت پر اجر کا سوال نہیں کرتا ہوں،میرا اجر تو دونوں جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

۲۔بصیرت: داعی کی دوسری صفت علم اور بصیرت ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي (۱۵)

ترجمہ کہہ دیجیے میری راہ یہی ہے،میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلارہے ہیں پوری بصیرت کے ساتھ۔

بصیرت ایک جامع لفظ ہے جو علم وحکمت دونوں کو شامل ہے۔ بصیرت اس علم ویقین کا نام ہے جو شرعی وعقلی دلائل کی بنیاد پر قائم ہو۔بصیرت یہ ہے کہ:

۱۔دعوت میں بصیرت ہو کہ جس چیز کو حلال،یا حرام کہہ رہاہے،دلائل،شواہد کی روشنی میں کہے

۲۔مدعو کے حالات میں بصیرت کہ جس قوم،شخص کو اپنا مخاطب بنارہاہے کہ اس کی ثقافتی،تعلیمی،عقلی اور ذہنی معیار کو سامنے رکھ کر دعوت دے۔

۳۔طریقہ دعوت میں بصیرت کہ اپنی دعوت کو حکمت،موعظمت اور جدال احسن کے ذریعہ پیش کرے۔

۳۔صداقت: داعی کی دعوت میں اثرپیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے قول اور فعل میں سچا ہو،قول وفعل میں تضاد نہ ہو کہ اس سے دعوت میں اثر پیدا نہیں ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔(١٦)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو،حالانکہ تم کتاب کو پڑھتے ہو،کیا تم عقل وشعور سے کام نہیں لیتے۔

ایک اور مقام میں ہے:يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (2) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ(١٧)

ترجمہ:اے ایمان والوں!تم کیوں وہ کہتے ہو جو خود نہیں کرتے ہو،اللہ کے نزدیک یہ بہت برائی بات ہے کہ تم وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے ہو۔

۵۔ تواضع: داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ صفت تواضع، عجز و انکساری سے متصف ہو، اس میں تکبر گھمنڈ ،لوگوں کو نیچا دکھانے کا جذبہ نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے: من تواضع لله رفعه الله .(۱۸)

ترجمہ: جو شخص تواضع اختیار کرے، اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام و مرتبہ عطا فرما دیتے ہیں۔

٦۔ تحمل و بردباری: تحمل اور بردباری داعی کی صفات میں سے ایک اہم صفت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (١٩)

ترجمہ: اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں، اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔

موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس بھیجتے وقت تاکید کی:

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى (٢٠)

ترجمہ: تم دونوں اس سے نرم بات کہو، شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے۔

۷۔ صبر و برداشت: دعوت کا کام مشکل اور کٹھن کام ہے، اس میں تکالیف و مصائب کا آنا ایک فطری امر ہے، لہذا داعی کو چاہئے کہ دعوت کی راہ میں آنے والی مشکلات اور تکالیف کو ٹھنڈے دل سے سہے اور دل برداشتہ نہ ہو۔ قرآن مجید میں ہے: يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (٢١)

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے! نماز قائم کیجیے، بھلائی کا حکم دیجیے اور برائی سے روکیے، اور اس راہ میں جو مشکلات آئیں، ان پر صبر کیجیے، بے شک یہ تاکیدی امور میں سے ہے۔

۸۔ جذبہ خیر خواہی:

داعی کی صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ جذبہ خیر خواہی سے متصف ہو، لوگوں کے دین سے دوری اور احکام اسلام سے غفلت اس کو بے چین رکھے چنانچہ آنحضرت ﷺ کے متعلق قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ(٢٢)

ترجمہ: تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا جس پر تمہارا تکلیف میں پڑنا شاق ہوتا ہے، تمہاری بھلائی کا خواہش مند ہے اور ایمان والوں پر مہربان اور رحیم ہے۔

ہر نبی اپنی امت کے لیے خیر خواہ رہا ہے، چنانچہ ہود علیہ السلام کے بارے میں ہے:

وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ((٢٣) ترجمہ: اور تمہارے لیے دیانتدار نصیحت کرنے والا ہوں۔(٢٤)

دعوت دین کی راہ میں حائل رکاوٹیں:

گذشتہ سطور سے معلوم ہوا کہ دعوت ہر مسلمان پر اس کی استطاعت کے مطابق فرض ہے اور یہی تمام انبیا علیہم السلام کی بعثت کا اولین مقصود ہے، لیکن اس وقت اگر حالات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کئی ایسی وجوہات

ہیں جن کی وجہ سے دعوت دین کا کام نہیں ہو رہا ہے۔ ایسے عناصر میرے علم کے مطابق یہ ہیں:

ا۔ جہالت

دعوتِ دین میں سب سے اہم رکاوٹ "جہالت" ہے۔ لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ دعوت دین ان پر فرض ہے۔ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعوت دین تو صرف علما کا کام ہے، ہم اس سے بری الذمہ ہیں، حالانکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔

۲۔ علما کا اپنی ذمہ داریوں سے بے خبری:

دعوت دین کی ایک رکاوٹ یہ ہے کہ علما اپنی دینی ذمہ داریوں سے بے خبر ہیں حالانکہ علمائ انبیائ کے وارث ہیں اور ہر نبی نے اپنے دور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کیا ہے اور اس میں کوتاہی کو اپنے فرائض منصبی سے غفلت کے مترادف قرار دیا ہے۔

۳۔ حکام کی غفلت:

دعوت دین کی راہ میں ایک اہم رکاوٹ جو دیگر رکاوٹوں کی بنیاد ہے، یہ ہے کہ حکام وقت کو یہ معلوم ہی نہیں

کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ان کا فرض منصبی ہے حالانکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ تغییر بالید (ہاتھ سے برائی کو ہٹانا) حکمرانوں کی ذمہ داری ہے۔

۴۔ اغیار کی مشابہت:

دعوت دین کی راہ میں ایک رکاوٹ یہ ہے کہ بہت سارے مسلمان دوسروں کی دیکھا دیکھی میں شعوری یا غیر شعوری پر طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ دین انسان کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے، غیر کو اس میں مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے، حالانکہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ انسان تب کامیاب ہو سکتا ہے جب خود پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو دین کی تبلیغ کرتا رہے۔ اگر کوئی خود دین پر عمل کرتا ہے، لیکن دوسروں کے دین سے دوری اس

کو بے چین نہیں رکھتی ہے تو جہنمی ہے۔

خلاصہ بحث:

غرضیکہ دین کی دعوت دینا انبیا علیہم السلام کی مشترکہ میراث ہے اور ہر ایک مسلمان پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض و لازم ہے۔ عصر حاضر میں دعوتِ دین کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں سے مسلمانوں کی غفلت، علما کا اپنے دینی ذمہ داریوں سے بے خبر ہونا، حکام وقت کی بے حسی و غفلت اور اغیار کی مشابہت اختیار کرنا سر فہرست ہے۔

…………………………………………………………………………….

References

(1) Isfahani, Abul Qasim Hussain bin Muhammad, Al-Mufradat Fi Gharib Al-Quran, Beirut: Maktab Dhu Al-Qarba, AH3138, p.315

(2)Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Abd al-Halim, Total Fatwas, Publisher: Dar al-Wafaa, Print: Third, 1426 AH / 2005, Volume 15, Page 157.

(3) An-Nahl, 16: 125

(4)Al-Imran, 3: 1,4

(5)Sunan Abi Dawood, chapter on the emergence of women in the feast, vol.1, Hadith NO 1142,Page No 443

(6)Al-Imran, 3: 110

(8)Al-Imran, 3: 104

(9)fussilat, 11: 33

(10)Al-Sujistani, Abu Dawood Sulaiman bin Al-Ash'ath, Sunan Abu Dawood, Publisher: Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut, vol 5: P 492 Hadith No.5 131

(11)Sahih Al-Bukhari, Chapter: Who wrote in the army, he was honored to have a pilgrimage, or if he had an excuse, he would have been excused, p: 125

(12)Madani, Abdul Hadi Abdul Khaliq, Usul-e-Dawat, Kashana Khaliq, Ottawa Bazaar, Siddharth Nagar, UP, S, N, P: 25, in summary

(13)Also, P 24

(14)Also, P 29

15)sura Ash Shuara, 26: 109

(16)Surah Yusuf, 12: 108

(17)Al-Baqarah, 2: 44

(1 8)As-Saf,61:2.3

(19)Al-Hindi, Aladdin Ali Ibn Hussam Al-Din, Kenz Al-Amal in the Sunnah of Sayings and Actions, Publisher: Al-Risalah Foundation, Print: Fifth Edition, 1401 AH / 1981 V3 P112,Hadeth No 5730

(20)Al-Imran, 3: 159

(21)Taha, 20: 44

(22)Luqman, 17: 31

(23)At Tauba 9: 128
(24)Al-A'raf, 9: 79
25)Hamidullah, Doctor, Dawat Warshad, Lahore: Sheikh Muhammad Bashir & Sons, S, N, P: 20, in summary